ونظریات ، تحریک ریشمی رومال اور تحریک آزادی ہند کے مقاصد کا خلاصہ اور حقیقی تعبیر ہے اور حضرت علی میاں مدظلہ جوکہ اسی خاندان کی مقدس تاریخی روایت کے امین اور قابل صد افتخار فرزند ہیں ۔ آج وہ اپنے ان اسلاف کے درخشندہ کارہائے نمایاں کی ایک جھلک اپنی چشم بصیرت افروز سے اسکا مشاہدہ فرمائیں گے ۔ عرصہ درازقبل آپ بمع اپنے محبوب برادرزادے جناب محمد الحسنیؒ مدیر البعث الاسلامی کے دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے تھے ۔ اور دارالعلوم حقانیہ میں اپنے دست مبارک سے احاطہ سید احمد شہیدؒ کا سنگ بنیاد رکھاتھا ۔ الحمدللہ آج وہ احاطہ اپنے پوری آب وتاب کے ساتھ مکمل ہوچکا ہے ۔ حضرت مدظلہ کی آمد کی عنبرزسن کر یہاں دارالعلوم حقانیہ میں فرح وانبساط کی ایک لہر دوڑ گئی ہے اور کیوں نہ ہو ۔ موجودہ دور میں آپ ہی کی ذات عالم اسلام کیلئے عظیم سرمایہ ہے اور عرب وعجم میں آپکی ذات مبارک سے استفادہ کیا جارہا ہے ۔ آپکی شخصیت کے اتنے زیادہ پہلو ہیں اور اتنی جہات ہیں اور وہ تاریخی خدمات ہیں جو رہتی دنیا تک یاد رکھی جائینگی ۔آپکی تصنیفات ، تالیفات اور مسلمانوں کیلئے لازوال خدمات ناقابل فراموش ہیں ۔ آپکی ذات اقدس کے بدولت عالم عرب وعالم اسلام کو دوبارہ حیات نو ملی ۔ ایک نیاولولہ تازہ ان کو عطا ہوا ۔ اور آج دنیا بھر میں کئی اسلامی تحریکات پر آپکی فکر چھائی ہوئی ہے ۔ آپکی ذات ایک چشمہ فیض کی مانند ہے جس سے لاکھوں تشنگان علم ومعرفت اپنی اپنی پیاس بجھا رہے ہیں ۔ہم اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ عافیت ہمارے سروں پر ہمیشہ کیلئے قائم ودائم رکھے ۔ ہم دیدہ ودل فرش راہ کیے ہوئے آپ کے منتظر ہیں ۔ ہمارے قلوب کے علم آپکی عظمتوں کے سامنے سرنگوں ہیں ۔ ع اے آمدنت باعث آبادی ما

تحدیث نعمت

الحمدللہ ماہنامہ " الحق " نے اپنی ۳۳ ویں بہار کی خوشبوؤں سے خود بھی معطر ہونے کے ساتھ ساتھ قارئین کے مشام روح وجاں کو بھی معنبر کررہا ہے ، گذشتہ ۳۲ سال سے یہ شمع حق اسی طرح فروزاں اور درخشاں رہی ہے ۔ جس کی ضیاء پاشیوں کے سامنے شمس وقمر کی تابناکیاں اور مہ ومشتری کی تنویریں ماند رہیں ۔ تاریخ صحافت ، علمی ، دینی ، ادبی ، اسلامی جہاد میں الحق نے برصغیر اور عالم اسلام کیلئے جو زرین خدمات دیں سرانجام دیں ہیں اس پر " الحق " کا ۳۲ سالہ شاندار ریکارڈ گواہ ہے ۔ یہ رسالہ اس وقت شروع کیا گیا تھا جب برصغیر پاک وہند اور عالم اسلام میں گنتی کے چند معیاری جریدے تھے ۔ بے بضاعتی ، بے سروسامانی اور وسائل کے عدم دستیابی کے باوجود اکوڑہ خٹک جیسے دور افتادہ گاؤں سے " الحق " کا نکلنا اور پھر بعد میں مستقل مکتب فکر کا حامل ہونا ۔ تو یہ سب کچھ تائید